دل کی بات

مدیر

عالمی طاغوت کے خونی کھیل کا اگلا شکار، پاکستان

اکتوبر ۲۰۰۱ء میں امریکہ نے افغانستان پر حملہ کر کے طالبان کی اسلامی حکومت کا خاتمہ کیا۔ عالمی طاغوتی اتحادی افغانستان پر چڑھ دوڑے اور اپنا جدید ترین مہلک اسلحہ استعمال کر کے لاکھوں مسلمانوں کو شہید کیا۔ تیرہ سال کی طویل جنگ کے بعد امریکہ پسپائی، ہزیمت اور ذلت آمیز شکست کے بعد افغانستان سے واپسی کا فیصلہ کرنے پر مجبور ہے۔ جنگ کے نتیجے میں امریکی اور نیٹو فوجی نفسیاتی مریض بن چکے ہیں اور خود امریکہ اور اس کے اتحادی ممالک میں فوجوں کی واپسی کی آوازیں بلند ہونے لگی ہیں۔ طالبان کے کمالِ عزم واستقامت نے طاغوتِ اکبر اور اس کے زلّہ خواروں کو ناکامی کے زخم چاٹنے پر مجبور کر دیا۔ امریکہ دو ہزار چودہ کے اختتام تک اپنی فوجیں واپس لے جانے کا شیڈول دے چکا ہے، لیکن واپسی سے قبل کرزئی حکومت سے ایک سیکیورٹی معاہدہ کرنا چاہتا ہے۔ اس معاہدے کے تحت دس ہزار امریکی فوجی افغانستان میں تعینات رہیں گے تا کہ افغانستان میں امریکی مفادات کے خلاف نبرد آزما قوتوں کی سرگرمیوں کو مانیٹر کیا جا سکے لیکن تا حال حامد کرزئی اس معاہدے پر دستخط سے انکاری ہیں۔ اُن کا مؤقف ہے کہ امریکہ طالبان سے مذاکرات کر کے براہِ راست امن معاہدہ کرنا چاہتا ہے جس سے کرزئی حکومت کو شدید خطرات ہیں۔ امریکہ کا مقصودِ اوّل و آخر مسلمانوں کی ہلاکت اور مسلم ممالک پر تسلط کے بعد انہیں معاشی و اقتصادی اور سیاسی وتہذیبی طور پر تباہ و برباد کرنے کے سوا کچھ نہیں، امریکی تاریخ اس خونی کھیل کے واقعات سے بھری پڑی ہے، اے کاش مسلم حکمران عبرت حاصل کریں امریکہ کسی کا دوست نہیں۔ اس کے تمام دوست اسی نتیجہ پر پہنچے کہ:

آہ! ہم کس خیال میں گم تھے
دوستی کے لباس میں تم تھے؟

امریکہ نے اپنی مکروہ گریٹ گیم کے تحت سوئیکارنو اور شاہ فیصل کو قتل کرایا، بھٹو کو پھانسی پر لٹکایا، ضیاء الحق کو پوری فوجی رجیم کے ساتھ اپنے سفیر رافیل سمیت موت کی سکوت آسا وادی میں دھکیل دیا۔ عراق سے کویت پر حملہ کرایا پھر عراق اور ایران کے درمیان طویل جنگ کا بازار گرم کیا، سعودی عرب کو استعمال کر کے اس کا خطیر سرمایہ خرچ کرایا، پاکستان کو بھی استعمال کرتے ہوئے عراق میں پاک فوج کا تعاون حاصل کیا۔ صدام حسین کو پھانسی چڑھایا، لیبیا کے معمر قذافی کی لاش کو سڑکوں پر گھسیٹا (جس کی پاداش میں اپنے سفیر کی لاش بھی لیبیا کی سڑکوں پر گھسٹتے دیکھی۔) پہلے مصر میں اپنے دوست حسنی مبارک کو اقتدار سے معزول کر کے پنجرے میں بند کرایا پھر فوجی بغاوت کے ذریعے اخوان المسلمون کی حکومت گرا کر محمد مرسی کو بھی فوجی عدالت میں لا کھڑا کیا۔ اب شام کا محاذ کھول کر سعودی عرب کو تنہا کیا پھر سعودیہ سے دوستی کا ہاتھ کھینچ کر ایران کی سرپرستی اور تعلقات میں گرم جوشی پیدا کر دی۔

اس تناظر میں سعودی ولی عہد شہزادہ سلیمان بن عبدالعزیز کا حالیہ دورۂ پاکستان انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔ محسوس ہوتا ہے کہ سعودی رائل فیملی کو امریکہ سے اپنے بڑھاپے کے عشق میں ہارٹ بریکنگ کے بعد اب برادر اسلامی ممالک کا خیال آ رہا

ہے۔میڈیا رپورٹس کے مطابق وہ شام میں بشار حکومت کے خلاف جاری جنگ میں پاکستان کی حمایت اور تعاون حاصل کرنے آئے تھے۔اگرچہ پاکستانی حکمرانوں نے اس سے انکار کیا ہے لیکن قومی اسمبلی میں حزبِ اختلاف کی جماعتوں کی طرف سے شام کے مسئلے پر سعودیہ کی مخالفت سے معلوم ہوتا ہے کہ دال میں کچھ کالا ضرور ہے۔اگرچہ امریکہ کو اپنے تیرہ سالہ استکبار کے باوجود عراق سے فوجیں نکالنی پڑیں اور افغانستان سے ۲۰۱۴ء میں فوجیں نکالنے کا اعلان کرنا پڑا مگر امتِ مسلمہ کے خلاف اس کا خونی کھیل آخری مراحل میں ہے جس کا اگلا نشانہ اور شکار بطورِ خاص پاکستان کے اہلِ ایمان ہیں۔وہ افغانستان سے برائے نام چلے جانے کے بعد بھی یہاں موجودگی کی منصوبہ بندی میں ہے۔امریکہ خطے میں اپنی مداخلت سے دستبردار نہیں ہوگا ایران کی سرپرستی اسی خونی کھیل کا نقطۂ آغاز ہے۔افغانستان اور پاکستان کی نگرانی اور دونوں ملکوں کی نااہل اور بے دین سیاسی وفوجی قیادتوں کے ذریعے دونوں ملکوں میں موجود اہلِ ایمان کو کمزور کرنا اور خاک بدہن نابود کرنا ہی امریکہ کا مطلوب ومقصود ہے۔

پاکستانی طالبان سے مذاکرات کی نوٹنکی انتہائی بھدی ہدایات وپیشکش کے ساتھ ریلیز کی گئی۔روزِ اوّل سے ہی مذاکراتِ امن کے نعرے لگانے والوں کی باچھوں سے تازہ انسانی خون کے قطرے ٹپک رہے تھے۔وزیر داخلہ چودھری نثار کا یہ کہنا کہ:''آپریشن کا فیصلہ ابھی نہیں کیا گیا اور اگر فیصلہ ہوا تو سب کو اعتماد میں لے کر کیا جائے گا''۔ایسا بدذوق مذاق ہے جس پر ہنسا بھی نہیں جاسکتا۔قبائل میں غیر علانیہ آپریشن کس دن موقوف کیا گیا تھا؟ حالیہ بمباری نے رہی سہی کسر بھی پوری کردی۔ہم چاہتے ہیں کہ مذاکرات ہوں اور ملتِ پاکستان امن کا منہ دیکھے۔لیکن حدود وقیود سے متجاوز سرکشوں کی ریلیوں کو دیکھ کر کبھی کبھی جی میں آتا ہے کہ ان کی حسرتیں پوری ہوں اور یہ سآء صباح المنذرین کا نظارہ دیکھیں۔

پاکستان کے ریاستی سٹیک ہولڈرز کو ملحوظ رکھنا چاہیے کہ امریکہ اپنی تمام تر طاقتوں کو برتنے کے بعد عراق سے ذلیل وخوار ہوکر نکلا اور اب افغانستان کے مشرق پر اُس کی نمرودیت کے سامنے روزانہ ایک نیا سورج طلوع ہو رہا ہے۔اس نے سپر پاور ہونے کے باوجود اُمّت کی لاج ابطال وفرسان کے سامنے آج تک ذلت،شکست اور ہزیمت ہی اٹھائی ہے تو پاکستان بھی دیہاڑی دار کرائے کے قاتل کا کردار ادا کر کے کوئی کامیابی اور عزت حاصل نہیں کرسکتا۔اَیَبْتَغُوْنَ عِنْدَھُمُ الْعِزَّۃَ فَاِنَّ الْعِزَّۃَ لِلّٰہِ جَمِیْعًا. کیا یہ اُن (کافروں) کے ہاں عزت حاصل کرنا چاہتے ہیں تو عزت تو سب اللہ ہی کی ہے۔(النساء، آیت:139)

تہذیبِ ناسپاس کے اے سرکشیدہ شاہ ... ہتھیار جوہری ترے، برقی تری سپاہ
جتنا جدید ہے ترا سامانِ جنگ لا ... جو ڈھونڈ لے نشانہ وہ تیر و تفنگ لا
یہ بھی درست تیرا فضاؤں پہ راج ہے ... نمرود کی خدائی رعونت کا تاج ہے
ممکن ہو جتنی آگ تو برسا زمین پر ... آتش میں کود جانا بھی میرا مزاج ہے
میں نے لگائی خرمنِ بوجہل میں بھی آگ ... تو اور مجھ سے معرکہ؟ کچھ ہوش کر تو جاگ

اجداد کی صفات کا میں بھی امین ہوں
ایماں مرا قبیلہ ہے، ابنِ یقین ہوں